رہیں ۔[اس کے ساتھ ہی ہمارا فرض ہے کہ دوسرے فرقے کے لوگوں کو اس بات کا حق اور اس امر کی اجازت دیں کہ وہ اپنے جزئی و فروعی اعمال کو پوری آزادی سے انجام دیں] اور وحدت و اخوّت اسلامی کی جانب قدم بڑھائیں ۔ ے اور اس بات کو اچھی طرح جان لیں (اور جانتے بھی ہیں) کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے ۔ محمّد (ص) اس کے پیغمبر ہیں ۔ قرآن ہماری آسمانی کتاب ہے اور کعبہ ہم سب کا قبلہ ہے ، پس حکم قرآن کے مطابق تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں ۔ ۸ اگر ہم دنیا میں عزّت ، شرافت ، سروری اور آبرو مندی کے طالب ہیں تو ہم کو چاہئے کہ صرف راہِ اسلام ہی اختیار کریں ۔ اور اتحاد و برادری کے زیر سایہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں ، ہاں ! یہ ہی وہ راستہ ہے جس کو تمام اسلامی فرقے طے کر رہے ہیں ۔ ان سب کے اصلی رہبر و رہنما حضور اکرم حضرت محمّد (ص) مصطفیٰ ہیں ۔ اس قافلے اور کارواں کے علم و نشانات آیات قرآنی اور احادیث نبوی ہیں سب کی منزل مقصود توحید و یکتائی ہے ہستی کا اختتام اس سفر کی آخری منزل

شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

پیغمبر اسلام (ص) کی ہجرت کے تیسرے سال یعنی ۳ ھ میں حضرت علی (ع) کے گھر میں جناب فاطمہ (س) کے بطن مبارک سے ایک بچّہ پیدا ہوا جس کا نام حسن (ع) رکھا گیا ۔ امام حسن (ع) حضرت علی (ع) کے بڑے بیٹے تھے ۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی اور سبط ، امین ، حجّت ، مجتبیٰ اور سیّدشباب اہل الجنّۃ آپ کے مشہور القاب ہیں ۔ صاحب طہارت والدین کی سرپرستی کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی ۸ سال جد بزرگوار پیغمبر اسلام حضرت محمّد (ص) کے سایۂ شفقت میں بسر کئے اور بغیر کسی واسطے کے مکتب وحی و قرآن سے کسب فیض کرتے رہے ۔ اور پدر بزرگوار حضرت علی (ع) کی شہادت کے بعد امّت اسلامیہ کی قیادت و رہنمائی کی ذمّہ داری آپ کے کندھوں پر آپڑی لیکن افسوس کہ آپ کے دور امامت میں ایسے حوادث رونما ہوئے جن کی وجہ سے آپ کو گوناگوں پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا تھا ۔

امام حسن مجتبیٰ (ع) کو جملہ بارہ اماموں میں سب سے زیادہ مظلوم کہا جاسکتا ہے کیوں کہ ان کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات حاصل ہیں اور لاعلمی کا یہ عالم ہے کہ آپ کے بعض دوست اور چاہنے والے بھی آپ کی صلح پر تنقید کرتے رہتے ہیں اور ان حالات کا بغور مطالعہ بھی نہیں کرتے جن سے مسلمانوں کے دوسرے پیشوا کو دو چار ہونا پڑا تھا ۔ اموی حکومت کی سازشوں نے حسن (ع) ابن علی (ع) اور ان کے بھائی حسین (ع) کو مہلک خطرات سے دو چار کر رکھا تھا ۔ اسلام کو اسلام سے خطرہ لاحق تھا اور حقیقت کی شمع کو گل کرنے کے لئے حقیقت کے نام کا سہارا لیا جارہا تھا ۔ ان خطروں کو دور کرنے کے لئے ان دونوں اماموں

(باقی ص ۱۹ پر)